بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

سینیٹ میں شریعت بل کی منظوری

کے بعد

ارکان قومی اسمبلی کی نازک ذمہ داری

سینیٹ آف پاکستان نے بالآخر ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء کو مولانا سمیع الحق مدظلہ اور مولانا قاضی عبداللطیف مدظلہ کے پیش کردہ پرائیویٹ شریعت بل کو کم و بیش پانچ سال کی طویل ترین مدت اور ہمہ پہلو بحث و تمحیص کے بعد متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ یہ خالص خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اور صرف اسی ہی کی مہربانی تھی کہ امت کے مشائخ و صالحین کی بارگاہ ربوبیت میں آہ و زاری اور دعائے مستجابہ، دینی و سیاسی جماعتوں، مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام، ارکان سینیٹ اور عامۃ المسلمین کا بھرپور اور مخلصانہ تعاون شامل ہوا۔ بالآخر متعدد کمیٹیوں استصواب رائے، نظریاتی کونسل اور سینیٹ کے ہمہ پہلو ممکنہ بحث و تنقید کے مراحل، پانچ سالہ صبر آزما جدوجہد اور ان تھک مساعی کے بعد محرکین شریعت بل ہزار مخالفتوں، بے پناہ رکاوٹوں، اپنوں اور بیگانوں کی ملامتوں، معترضین کے لعن طعن، سیاسی فضا کی ناہمواریوں کے باوصف تدبر و سیاست کامیاب حکمت عملی سے دعوت و عزیمت کی شاہراہ پر چل کر ۱۳ جون ۱۹۸۵ء کو سینیٹ کے پہلے اجلاس میں اپنے پیش کردہ پرائیویٹ شریعت بل کو ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء میں متفقہ طور پر منظور کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں علماء دیوبند کا بنیادی کردار، ۱۹۴۹ء کی دستور ساز اسمبلی میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قرارداد مقاصد، ۱۹۷۳ء کے دستور میں مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مولانا عبدالحقؒ کا ملک کے اساسی نظریات کے آئینی تحفظ میں کامیاب مساعی، ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا پارلیمنٹ سے باہر مجلس عمل کی بھرپور قیادت، مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا عبدالحقؒ کا پارلیمنٹ کے اندر مرزائیت کی تکفیر کا پارلیمانی اور تاریخی کارنامہ، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مولانا مفتی محمودؒ کی مؤثر راہ نمائی اور ۱۹۸۵ء کے جمہوری اداروں میں برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی مرتبہ مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبداللطیف کا ایوانِ بالا سینیٹ میں شریعت بل کے نام سے جامع اسلامی مسودہ قانون پیش کرنا، پھر متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تحریک نفاذ شریعت اور

کی سرپرستی و قیادت، ڈیڑھ سال قبل کے سیاہ ترین انقلاب کے موقع پر متحدہ علماء کونسل کی تشکیل اور مولانا سمیع الحق کا مؤثر کردار اور اب مئی ۱۹۹۰ء میں برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک پرائیویٹ جامع مسودہ قانون شریعت (شریعت بل) کا سینٹ سے متفقہ طور پر نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۰ء کے نام سے منظور کرانا، علماء حق کے کردار اور تاریخ دعوت وعزیمت کی ایسی لازوال کڑیاں ہیں جو باہمی طور پر ایک دوسرے سے متمارث، مربوط اور مرحلہ وار پیش رفت کا ارتقاء اور تاریخ کا ایسا روشن باب ہے جسے ملک کے اجتماعی نظام میں اسلامی تعلیمات کے مطابق انقلابی عملی تبدیلیوں کا مؤثر اور کامیاب ترین نکتہ آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔

★

شریعت بل کیا منظور ہوا؟ کہ پورے ملک میں حمیت ایمانی، غیرت اسلامی اور دینی درد سے سرشار مسلمانوں میں فرحت وانبساط اور جوش مسرت کی لہر دوڑ گئی پورے ملکی سطح پر چھوٹے بڑے شہروں اور عالم اسلام کے مختلف مراکز میں اجتماعات منعقد ہوئے اور اگلے مرحلے میں قومی اسمبلی سے اس کو منظور کرانے کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ بھرپور عملی اقدام کے عزائم کئے گئے۔ بیداری کی یہ لہر اور نفاذ شریعت کے بلند ترین عزائم کے یہ انقلاب آفرین نتائج، دراصل شریعت بل کے نفاذ، غلبہ حق کی کوشش، نوائے حق کی بانسری اور اس کی روح پرور آواز ہے جس نے اندرون ملک سمیت پوری اسلامی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پاکستان کی سرزمین اس آواز حق سے گونج رہی ہے۔ باطل کے در و دیوار لرز گئے جعلی اسلام پسندی، کھوکھلے نعرے اور منافقانہ پالیسیوں کا پردہ چاک ہونے لگا یہ درست موقف، حق پر استقامت، خالص اسلامی سیاست اتحاد و یگانگت، خلوص و دیانت، مقصد سے لگن اور جذبۂ انقلاب اسلامی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ سینٹ میں مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء کی بھرپور مساعی سے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کا واقعاتی ثبوت اور عملی صداقت ایک بار پھر پوری دنیا پر واضح ہو کر سامنے آگئی۔ مگر یاد رہے کہ یہ نہ منزل ہے اور نہ قوم اس سے بیلائے مقصود تک پہنچ سکتی ہے ع

کہ ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

شریعت بل ملک کے ہر ہر فرد اور بچے بچے کی جان و دل بن چکا ہے مگر کچھ ازلی بدنصیب ایسے بھی ہیں جن کا دل روشنیٔ ایمان سے محروم، جن کا باطن اسلام کی خاطر مر مٹنے کے جذبات سے عاری جو آنکھوں کے نہیں دل کے اندھے ہیں جن کا منتہائے مقصود لیلائے اقتدار ہے جن کا مقام استخوان اقتدار میں دُم بریدہ سگان دنیا سے کم نہیں وہ اسے اب بھی تنگ نظری اور فرقہ واریت پر محمول کرتے ہیں۔ حکمرانوں سمیت تمام تر باطل طاقتیں

ایک قوت بن کر شریعت بل کے دفعات وجزئیات، اسلامی احکام سے کھلی بغاوت، اسلامی قوانین اور مذہبی شعائر کا کھلم کھلا مذاق اڑانے کے منصوبے بنا کر میدان میں اتر آئے ہیں۔ یہ غیر ملکی ایجنٹ اور استعماری طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔ جو ملک کو ایک بار پھر ایک روح فرسا، بدترین انقلاب اور طوفان بلاخیز سے دوچار کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ ایسوں کے خرمن دجل وتلبیس پر شریعت بل کی منظوری صاعقہ بن کر گری۔ اور اب ان کی سازشوں کا چکر تیز تر اور گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ وہ نویں ترمیمی بل اور ضیاء الحق مرحوم کے شریعت آرڈی ننس کی طرح شریعت بل کو بھی ڈائنامیٹ کر دینا چاہتے ہیں ـــــ مگر یہ کام اتنا آسان نہیں شریعت بل وقت کی ضرورت، قوم اور ملک کی تقدیر، اسلامیانِ ملک کے دلوں کی دھڑکن اور جمہور مسلمانوں کی دیرینہ آرزو کی تکمیل کی عملی تعبیر بن چکا ہے۔ حکمران ہمیشہ سے نفاذِ شریعت کے مژدے ہی مژدے سناتے رہے۔ علماء حق کے مساعی سے مسلسل پانچ سال سے شریعت بل کے عنوان سے نفاذِ شریعت کی جو پارلیمانی اور آئینی طور پر مساعی کامیابی و پیش رفت کے طور پر آگے بڑھ رہی ہیں عملاً اس کی بھی درگت بنائی جاتی رہی ـــــ جمہوریت آئی تو نئے وعدے اور دعوے ہمراہ لائی مگر اسلامائیزیشن کے اقدامات، اندرون خانہ نظام شریعت بالخصوص شریعت بل کو تباہ کر دینے کے عزائم کھل کر سامنے آتے رہے اور اب سینیٹ میں اس کی منظوری کے بعد تو سب کچھ چھپ پڑا۔ حکمرانوں کے عزائم، کردار اور اندرون باطن ان کے مذموم ارادے پوری دنیا کے سامنے طشت ازبام ہو گئے۔ حکومتی کردار اب صرف یہی رہ گیا ہے کہ شریعت بل کا راستہ روکا جائے۔ اور ان مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے ان کے پاس دین کے مسلمات سے تلاعب، تمسخر اور اسلامی قوانین وتعلیمات کو مشق ستم بنانے کے سوا کچھ نہیں رہا۔ مگر یاد رہے کہ حکمرانوں کے اس طرزِ عمل سے مسلمانوں کی مزید دل شکنی، نظریہ پاکستان سے انحراف، باہمی تفریق وانتشار، ملکی سالمیت کے نقصان اور سوائے ضیاع سرمایہ اور وقت اور پوری امت سے حصولِ ملامت و لعنت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

★

شریعت بل کی منظوری کا اگلا مرحلہ قومی، ملکی اور ملی اعتبار سے بے حد نازک اور حساس مرحلہ ہے اور دیانۃً ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موقع بھی ارکان پارلیمنٹ سمیت حکومت اور ارباب اقتدار کو اپنا محاسبہ کرنے اور نفاذ شریعت کے بارے میں اپنا رویہ اور پالیسی بدلنے کی ایک مہلت ہے۔ سینیٹ میں شریعت بل کی منظوری سے پورے ملک اور تمام عالم اسلام میں جس قدر زور وشور اور جذبہ وایثار سے اجتماعات منعقد ہوئے اور جس طرح ناقابلِ تسخیر عزائم کا اظہار کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی فیصلے بدلنے والے ہیں انشاء اللہ وہ وقت قریب آنے والا ہے کہ اسلامی اقدار کی توہین، شرعی قوانین کی تحقیر، قرآنی حدود اور سزاؤں کو شب وروز وحشیانہ قرار دینے

کی مالا جپتے رہنے کے بجائے شریعت بل کو منظور اور نافذ کرنا ہوگا۔ یا پھر اپنے پیش رؤوں کی طرح ایک داستانِ عبرت، ایک بدترین انجام ذلت اور رسوائی کی موت مرنا ہوگا۔

پوری قوم جانتی ہے کہ شریعت بل کا مسئلہ صرف محرکین شریعت بل جمعیۃ علماء اسلام، ارکان سینٹ اور صرف برصغیر کا نہیں بلکہ اب یہ مسئلہ روئے زمین پر بسنے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نام لیوا امتی اور دربار رسالت کی چوکھٹ سے تعلق رکھنے والے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ کارکن کا ہے۔ اگلے مرحلے میں جب کہ شریعت بل قومی اسمبلی میں جانے والا ہے اگر اس موقع پر کسی بھی پارٹی، سیاسی گروہ یا ارکان اسمبلی نے اللہ کے دین اور اس کی شریعت کے مقابلہ میں سد راہ بننے کی مذموم کوشش کی تو قوم کبھی انہیں معاف نہیں کرے گی۔ اگر خدانخواستہ ارکان اسمبلی نے اس موقع پر بھی فہم و تدبر، تجربات ماضی کا شعور، عاقبت اندیشی اور ملی و سیاسی سمجھ بوجھ سے کام نہ لیا اور اب کے بار بھی محض مخالفت اور عداوت، مجرمانہ سکوت اور غفلت کا ارتکاب کیا تو خطرہ ہے کہ سرخ انقلاب اور باطل نظریات کا سیلاب ملت کی طوفان رسیدہ اور ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی کو لے نہ ڈوبے اور خدا نہ کرے کہ ملکی سالمیت اور ملی وحدت کا سفینہ ساحل مراد پر پہنچنے سے قبل سیلاب کی نذر ہو جائے۔ ولا فعلہا اللہ۔

★

ایسے حالات میں کشتی ملت کو منجدھار اور متلاطم خیز طوفاں سے نکالنے اور سالمیت و عافیت سے ساحل مراد تک پہنچانے کا ایک اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ نظام شریعت کا مکمل نفاذ ——— جس کا آخری اور سخت جان مرحلہ بہرحال سینیٹ شریعت بل کا قومی اسمبلی سے منظور کرانا اور صدر کی توثیق کے بعد اس کا مکمل عملی نفاذ ہے۔ جو ملکی سالمیت، بقاء و تحفظ، ترقی و استحکام، معاشی عدل و انصاف، قوم کی فکری رہنمائی و ہم آہنگی، قانون کی نظر میں حکمران اور عوام کی برابری، اتحاد امت اور وحدت ملت کا ضامن ہے۔ لہذا قوم و ملت کے ہر ذی شعور فرد، دینی جماعتوں کی قیادت، سیاسی جماعتوں کے زعماء اور ملک میں اسلامی انقلاب کے بھی خواہوں کے لئے تحریک نفاذ شریعت کے محفوظ اور مضبوط پلیٹ فارم پر جمع اور متحد ہونے کا یہ بہترین اور سنہری موقع ہے ہم اس موقع پر پوری قوم کی دینی و سیاسی اور سنجیدہ قیادت سے بھرپور اپیل کے ساتھ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسی ایک راستہ اور مقدس مشن اور مشترکہ پلیٹ فارم پر قوم کے تمام طبقات کو متحد اور منظم کرکے دجل و تلبیس کے سارے نشانات ایک ایک کرکے مٹا دیں گے۔ ملک میں میکیاولی سیاست اور دجالی کفر کو جب تک پوری طرح ٹھکانے نہیں لگا دیا جائے گا پوری امت اپنے محبوب پیغمبر کے سامنے سرخرو نہیں ہو سکے گی۔

اب کے بار پوری قوم کو اسلام کے شجرۂ طوبیٰ کے سایۂ عاطفت اور قصر شریعت کی پناہ میں رہنے کا قطعی قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ وہ اپنے تمام اغراض و مصالح سے بے نیاز ہو کر اس کی ہر دیوار اور بنیاد کو اعدائے اسلام

سے بچانے کو اپنی مساعی کے اہداف اور اسے اپنا فرض منصبی سمجھے گی۔ تو جو طاقتیں اور باطل قوتیں نفاذ شریعت بل کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے یا اس میں تحریف کرنے کی نامسعود سعی کریں گے انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود، تاراج اور مفلوج کر دیا جائے گا۔

بہر حال شریعت بل کی منظوری کا اب کا مرحلہ بھی بڑا حساس اور ذمہ داری کا مرحلہ ہے لہٰذا جمعیت اسلامی اور غیرت دینی سے سرشار مسلمانوں کو یہ یقین کر لینا چاہئے کہ یہ وقت باہمی اختلافات، گروہی تعصب، فرقہ بندی کریڈٹ لینے اور جمل وصفین کا نہیں بلکہ وحدت واتحاد، مضبوط سیاسی قوت، بیدار مغزی، حزم واحتیاط عزم جہاد اسلامی انقلاب اور عملی اقدام کے اعتبار سے بدر وحنین کا وقت ہے۔ وہ دیکھئے ؛ خلفائے راشدین ائمہ متبوعین، سلف صالحین کے ارواح بلکہ خود گنبد خضرا کے مکین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا راہ تک رہے ہیں کوئی شاہین ؟ جو نفاذ شریعت، نظام خلافت راشدہ، ناموس رسالت، ناموس صحابہؓ اور عظمت اسلام کے پرچم تلے امت کی وحدت کا داعی بن کر آگے بڑھے۔ اور ملکی تاریخ کے اس نازک اور حساس ترین مرحلہ میں اپنے بھرپور کردار سے پوری قوم یعنی امتیان محمد کو جب روز محشر حضورؐ کا سامنا ہو تو سب کو سرخرو کر دے ؎

گوئے توفیق و سعادت در میاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمے آید سواراں راچہ شد

مولانا صدر الشہیدؒ مولانا محمد شریف کشمیریؒ اور دیگر علماء کرام کا سانحہ ارتحال

گذشتہ ماہ جمعیۃ علماء اسلام کے مشہور رہنما، مدرسہ معراج العلوم بنوں کے مہتمم اور شیخ الحدیث سابق ایم این اے حضرت مولانا صدر الشہیدؒ بھی طویل علالت کے بعد اس دار فانی سے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جید عالم دین حق گو اور بیباک راہ نما۔ کامیاب مدرس اور اسلام کے عظیم سپوت تھے۔ بھٹو دور میں اسمبلی میں ان کی استقامت اور مجاہدانہ کردار، مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا عبدالحقؒ کی رفاقت اور گذشتہ دس گیارہ سال میں ان کا سیاسی موقف اکابر علماء سے وابستگی اور پختگی ان کی ذاتی کردار کی بلندی اور شخصیت کی عظمت کی واضح دلیل ہے۔ مرحوم کا سانحہ ارتحال نہ صرف ان کی نسبی اور روحانی اولاد ان کے متعلقین و احباب جمعیۃ علماء اسلام بلکہ پوری ملت کے لئے ایک عظیم نقصان ہے جس کی تلافی برسوں ناممکن ہے۔ ادارہ مرحوم کے لائق فرزندوں اور پسماندگان کے ساتھ غم و حزن میں برابر کا شریک بلکہ خود تعزیت کا مستحق ہے باری تعالٰی